

تمام مکاتب فکر کے ۳۱ سرکردہ علماء کرام کے طے کردہ ۲۲ متفقہ دستوری نکات اسلامی مملکت کے بنیادی اصول

(یعنی ۲۲ متفقہ نکات) جنہیں

پاکستان کے تمام اسلامی مکاتب فکر کے جید اور معتد علماء کرام نے اپنے اجتماع منعقدہ کراچی بتاریخ ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ جنوری ۱۹۹۵ء زیر صدارت مفکر اسلام مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ اتفاق رائے سے طے کیا۔

اسلامی مملکت کے دستور میں حسب ذیل اصول کی تصریح لازمی ہے۔

۱..... اصل حاکم تشرعی و تکوینی حیثیت سے اللہ رب العالمین ہے۔

۲..... ملک کا قانون کتاب و سنت پر مبنی ہو گا، اور کوئی ایسا اصول نہ بنایا جاسکے گا، نہ کوئی ایسا انتظامی حکم دیا جاسکے گا، جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔

(تشریحی نوٹ) اگر ملک میں پہلے سے کچھ ایسے قوانین جاری ہوں، جو کتاب و سنت کے خلاف ہوں تو اس کی تصریح بھی ضروری ہے کہ وہ بتدریج ایک معینہ مدت کے اندر منسوخ یا شریعت کے مطابق تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

۳..... مملکت کسی جغرافیائی، نسلی، لسانی یا کسی اور تصور پر نہیں، بلکہ ان اصول و مقاصد پر مبنی ہو گی جن کی اساس اسلام کا پیش کیا ہوا ضابطہ حیات ہے۔

اسلامی مملکت کا یہ فرض ہو گا کہ قرآن و سنت کے بتائے ہوئے معارف کو قائم کرے، منکرات کو مٹائے اور شعائر اسلام کے احیاء و اعلاء اور مسلمہ اسلامی فرقوں کے لئے ان کے اپنے مذہب کے مطابق ضروری اسلامی تعلیم کا انتظام کرے۔

۵..... اسلامی مملکت کا یہ فرض ہو گا کہ وہ مسلمانان عالم کے رشتہ اتحاد و اخوت کو قوی سے قوی تر کرنے اور ریاست کے مسلم باشندوں کے درمیان عصبيت جاہلیہ کی بنیادوں پر نسلی، لسانی، علاقائی یا دیگر مادی امتیازات کے ابھرنے کی راہیں مسدود کر کے ملت اسلامیہ کی وحدت کے تحفظ و استحکام کا انتظام کرے۔

۶..... مملکت بلا امتیاز مذہب و نسل وغیرہ تمام ایسے لوگوں کو لادبی انسانی ضروریات یعنی غذا، لباس، مسکن، معالجہ اور تعلیم کی کفیل ہو گی۔ جو اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں یا نہ رہے ہوں، یا عارضی طور پر بے روزگاری،

بیماری یا دوسرے وجوہ سے فی الحال سعی اکتساب پر قادر نہ ہوں۔

۷ باشندگان ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کئے ہیں۔ یعنی حدود و قانون کے اندر تحفظ جان و مال و آبرو، آزادی مذہب و مسلک، آزادی ذات، آزادی اظہار رائے، آزادی نقل و حرکت، آزادی اجتماع، آزادی اکتساب رزق، ترقی کے مواقع میں یکسانی اور رفاہی ادارات سے استفادہ کا حق۔

۹ مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدود و قانون کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی، انہیں اپنے پیروؤں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق ہوگا۔ وہ اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کر سکیں گے۔ ان کے شخصی معاملات کے فیصلے ان کے اپنے فقہی مذاہب کے مطابق ہوں گے اور ایسا انتظام کرنا مناسب ہوگا کہ انہیں کے قاضی یہ فیصلے کریں۔

۱۰ غیر مسلم باشندگان مملکت حدود و قانون کے اندر مذہب تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی حاصل ہوگی۔ اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق کرانے کا حق حاصل ہوگا۔

۱۱ غیر مسلم باشندگان مملکت سے حدود شرعیہ کے اندر جو معاہدات کئے گئے ہوں گے ان کی پابندی لازمی ہوگی اور جن حقوق شہری کا ذکر دفعہ نمبر ۷ میں کیا گیا ہے، ان میں غیر مسلم باشندگان ملک سب برابر کے شریک ہوں گے۔

۱۲ رئیس مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے جس کے تدین صلاحیت اور اصابت رائے پر جمہور یا ان کے منتخب نمائندوں کو اعتماد ہو۔

۱۳ رئیس مملکت ہی نظم مملکت کا اصل ذمہ دار ہوگا، البتہ وہ اپنے اختیارات کا کوئی جزو کسی فرد یا جماعت کو تفویض کر سکتا ہے۔

۱۴ رئیس مملکت کی حکومت مستبدانہ نہیں بلکہ شورائی ہوگی، یعنی وہ ارکان حکومت اور منتخب نمائندگان جمہور سے مشورہ لے کر اپنے فرائض انجام دے گا۔

۱۵ رئیس مملکت کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ دستور کو کلا یا جزوا معطل کر کے شورائی کے بغیر حکومت کرنے لگے۔

۱۶ جو جماعت رئیس مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی وہی کثرت آرا سے اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

۱۷ رئیس مملکت شہری حقوق میں عامۃ المسلمین کے برابر ہوگا اور قانونی مواخذہ سے بالا تر نہ ہوگا۔

۱۸ ارکان و عمال حکومت اور عام شہریوں کے لئے ایک ہی قانون و ضابطہ ہوگا اور دونوں پر عام عدالتیں ہی اسے نافذ کریں گی۔

۱۹ محکمہ عدلیہ محکمہ انتظامیہ سے علیحدہ اور آزاد ہوگا۔ تاکہ عدلیہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں بیعت

انتظامیہ سے اثر پذیر نہ ہو۔

۲۰ ایسے افکار و نظریات کی تبلیغ و اشاعت ممنوع ہوگی جو مملکت اسلامی کے اساسی اصول و مبادی کے انہدام کا باعث ہوں۔

۲۱ ملک کے مختلف ولایات و اقطاع مملکت واحدہ کے اجزاء انتظامی طور پر ہوں گے۔ ان کی حیثیت نسلی، لسانی یا قبائلی واحدہ جات کی نہیں، بلکہ محض انتظامی علاقوں کی ہوگی جنہیں انتظامی سہولتوں کے پیش نظر مرکز کی سیاست کے تابع انتظامی اختیارات سپرد کرنا جائز ہوگا، مگر انہیں مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل نہ ہوگا۔

۲۲ دستور کی کوئی ایسی تعبیر معتبر نہ ہوگی، جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔

اسمائے گرامی حضرات شرکاء مجلس

- (۱) علامہ) سید سلیمان ندوی (صدر مجلس ہذا)
- (۲) (مولانا) سید ابوالاعلیٰ مودودی (امیر جماعت اسلامی پاکستان)
- (۳) (مولانا) شمس الحق افغانی (وزیر معارف - ریاست قلات)
- (۴) (مولانا) محمد بدر عالم (استاد الحدیث، دارالعلوم الاسلامیہ، اشرف آباد - ٹنڈوالہ یار سندھ)
- (۵) مولانا احتشام الحق تھانوی (مستتم دارالعلوم الاسلامیہ، اشرف آباد - سندھ)
- (۶) (مولانا) محمد عبدالخالق قادری بدایونی (صدر جمعیۃ العلماء پاکستان - سندھ)
- (۷) (مولانا) محمد شفیع (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز پاکستان)
- (۸) (مولانا) محمد ادریس (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ - بہاولپور)
- (۹) (مولانا) خیر محمد (مستتم مدرسہ خیر المدارس - ملتان شہر)
- (۱۰) (مولانا مفتی) محمد حسن (مستتم مدرسہ اشرفیہ، نیلا گنبد، لاہور)
- (۱۱) (پیر صاحب) محمد امین الحسنات (ماکنی شریف - سرحد)
- (۱۲) (مولانا) محمد یوسف بنوری (شیخ التفسیر، دارالعلوم الاسلامیہ، اشرف آباد - سندھ)
- (۱۳) (حاجی) خادم الاسلام محمد امین (المجاہد آباد، پشاور، صوبہ سرحد، خلیفہ حاجی ترنگ زئی)
- (۱۴) (قاضی) عبدالصمد سربازاری (قاضی قلات - بلوچستان)
- (۱۵) (مولانا) اطہر علی (صدر عامل جمعیۃ العلماء اسلام، مشرقی پاکستان)
- (۱۶) (مولانا) ابو جعفر محمد صالح (امیر جمعیۃ حزب اللہ - مشرقی پاکستان)
- (۱۷) (مولانا) راغب احسن (نائب صدر جمعیۃ العلماء اسلام، مشرقی پاکستان)
- (۱۸) (مولانا) محمد حبیب الرحمن (نائب صدر جمعیۃ المدرسین، سرینہ شریف - مشرقی پاکستان)
- (۱۹) (مولانا) محمد علی جالندھری (مجلس احرار اسلام، پاکستان)
- (۲۰) (مولانا) داؤد غزنوی (صدر جمعیۃ العلماء اسلام، پاکستان)

- (۲۱) (مفتی) جعفر حسین مجتہد (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام - مجلس دستور ساز پاکستان)
- (۲۲) (مفتی حافظ) کفایت حسین مجتہد (ادارہ عالیہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان، لاہور)
- (۲۳) (مولانا) محمد اسماعیل (ناظم جمعیتہ اہلحدیث، پاکستان، گوجرانوالہ)
- (۲۴) (مولانا) حبیب اللہ (جامعہ دینیہ دارالحدیث، ٹیڑھی خیرپور میرس)
- (۲۵) (مولانا) احمد علی (امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ - لاہور)
- (۲۶) (مولانا) محمد صادق (مہتمم مدرسہ مظہر العلوم - کھڈہ - کراچی)
- (۲۷) (پروفیسر) عبدالحق (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز، پاکستان)
- (۲۸) (مولانا) شمس الحق فرید پوری (صدر مہتمم مدرسہ اشرف العلوم - ڈھاکہ)
- (۲۹) (مفتی) محمد صاحب داد غنی عنہ (سندھ مدرسۃ الاسلام - کراچی)
- (۳۰) (مولانا) محمد ظفر احمد انصاری (یکٹری بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز، پاکستان)
- (۱۳) (پیر صاحب) محمد ہاشم مجددی (ٹنڈو ساہیو داد، سندھ)

بقیہ اسلامی نظریاتی کونسل کا تجویز کردہ ایکٹ

دفعہ ۱۵..... حرام کی کمائی پر پابندی

خلاف شریعت کاروبار کرنا اور حرام طریقوں سے دولت کمانا ممنوع ہو گا جو شخص اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو گا مستوجب سزا ہو گا (یہاں سزا متعین کی جائے گی) بشرطیکہ کسی دیگر قانون کے تحت یہ جرم مستوجب سزا نہ ہو۔

دفعہ ۱۶..... شہری بنیادی حقوق کا تحفظ

شق ۱۶ کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے دستور میں ترمیم کے لئے رپورٹ میں شق ۱۶ کے تحت کونسل کی تجویز ملاحظہ کیجئے۔

← انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ دنوں ادارہ الشریعۃ کے خصوصی معاون جناب محمد عبداللہ صاحب خوشنویس کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
قارئین کرام ان کی بخشش کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔ ادارہ انکے علم میں برابر کا شریک ہے

جناب عبداللہ
صاحب کو
صدمہ